رجسٹرڈ نمبر ل ۶۵۰
عرس نمبر
۶ وی نمبر
- بیادگار حضرت شاہ محمد کاظم قلندر تکیہ شریف کاکوری -



# کاظمی اخبار

قیمت فی پرچہ ۴ر (چار آنہ)
یکم دسمبر ۱۹۵۵ء
ایڈیٹر
سعید احمد علوی قاسم
جلد (۱) نمبر (۲۳)

## غزلیات

(جناب مولوی تاج الدین جذب کاکوروی)

جلوہ نما ہے چار سو شوکت و شان حیدری
دولت باسطی یہاں نعمت قادری یہاں
کاظم موسوی مقام موسی کاظم احترام
یونس وا دو ہی بقا عیسی مقصد تھا
ایسی زمیں پہ گھر کرے رشتہ اِدھر اُدھر کرے

کاظم و تراب کی کون کرے برابری
فقر پیمبری یہاں صدق و صفائے جعفری
نائب باقر امام ہیں وہ چراغ رہبری
بارغ قصد کاظمی مرد رہ قلندری
عمر یہیں بسر کرے بخت کرے جوانوری

غریب ملجا حیدر امیر ماوی حبیب حیدر
حدیقہ بوستان کاظم سلالہ دودمان کاظم
جمال رو می تقی و حیدر علی اکبر علی اور
حسین و سجاد و عبد قادر امام جعفر امام باقر

حبیب طاحبیب حیدر نصیب جانا حبیب حیدر
خجستہ شاہ جہاں کاظم سراپا آرا حبیب حیدر
بسند الاکمان قلندر تراب بیاحبیب حیدر
ہدایت ادرجل ایں جا ہر چہ در یکتا حبیب حیدر

طریقت باسطی مجاہی خودی رہائی خدا گرائی
نصاب سخن آورد و ذا فزوں از کوہ خوبا حبیب حیدر
روح ایمان و رسم کیمیائی وہ ضمیمی حبیب حیدر
کرامت در جدو لگ بے سکوں بکرم ہو حبیب حیدر

رباعی

(از جناب خلیق مولانا نظام الدین حیدر صاحب عباسی کاکوروی)

جب سے رُخِ پُر نور کو میری نگہ لگا ہے
میں ہوں میرا حبیب اللہ رے نصیب
عالم کو دیکھتا ہوں میں تو جھی نگاہ سے
ایک بیخودی کو عشق ہے ایک بار شاہ ہے

میرا قرآن رخ تابان حبیب حیدر
اے ذی گھر میں بچھاتا ہوں اپنی آنکھیں
مثل گل فرط مسرت سے کھلا جاتا ہوں
جان جاناں ادھر آ تیری بلائیں لے لو
تجھ کو دیکھا بخدا جس نے خدا کو پایا!

مرا ایمان، مرا عرفان حبیب حیدر
اس خوشی میں کہ ہیں مہمان حبیب حیدر
دیکھ کر چہرۂ خندان حبیب حیدر
تجھ پہ صدقے ترے قربان حبیب حیدر
ذات حق صورت انسان حبیب حیدر

(احسان احمد علوی اثر)

قطعہ

یہ نہیں لازم کہ نازل مجھ پہ ہو کوئی عذاب
میں نے مانا میرے عصیاں ہیں نہایت بیحساب
خوف محشر کچھ نہیں یہ ناز ہے مجھ کو اثر
مدح خواں کاظم کا ہوں اور ہوں ثنا خواں تراب

(ذرہ کاکوروی)

مصطفےٰ حیدر قلندر مجتبیٰ حیدر جناب
مہر و ماہ اوج انور مرشد و مخدوم من
زینت سجادہ کاظم قلندر بو تراب
یا الٰہی ہمیشہ دائم رکھ انھیں سایہ فگن

شبیہ حضرت اکبر ہیں مصطفےٰ حیدر
امیر خلد کے دلبر ہیں مصطفےٰ حیدر
عجیب نور ہی اے تمدر آ زیارت کر
حبیب حیدر انور ہیں مصطفےٰ حیدر

مہر اکبر نور انور ماہ تابان حبیب
ہیں ہمارے دل میں نور مہر تابان حبیب
آرزو ہے کہ اس گلعذار کا بلبل بنوں
حشر تک پھولے پھلے یا رب گلستان حبیب

۲۵ نومبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پندرہ روزہ
# کاکوری اخبار
جلد ۱ | یکم دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۲

## الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
## الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

کہتے ہیں کہ فضل و کمال میراث نہیں ہوتی۔ عالموں کی اولاد بیشتر جاہل اور علماء کی ناخلف اولاد ہوتی ہے [illegible] دوسرے قصبہ کو دیدے [illegible] خاندان میں [illegible] ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible] دوسرے [illegible] کرتے ہیں۔ مگر ہمیں کچھ مستثنیات [illegible] ایک قصبہ [illegible] فائدہ [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کرتے ہیں۔

### [illegible]

لیکن ہمارے قصبہ کاکوری کے ایک [illegible] [illegible] جناب [illegible] حضرت [illegible] علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible] شاہ [illegible] [illegible]

[illegible] ان کی تمام کسی کو [illegible] دوسرے [illegible] کسی کی [illegible] [illegible] جان [illegible] وقت [illegible] حضرت [illegible] شیخ [illegible] اللہ [illegible] عظیم۔

### عارف باللہ حضرت شاہ محمد کاظم قلندر
### اور حضرت شاہ میر محمد قلندر

[illegible] حضرت [illegible] شاہ تراب علی قلندر [illegible] حضرت [illegible] [illegible] کلیات [illegible] شاعری [illegible] شاہ تراب علی قلندر کا پیدائش [illegible] ہجری [illegible] فرزند حضرت شاہ حیدر قلندر اور حضرت شاہ تقی علی قلندر [illegible]

[illegible] حضرت شاہ تقی علی قلندر [illegible] حضرت شاہ حیدر علی قلندر [illegible] حضرت [illegible] سال [illegible] خلافت [illegible] حضرت مولانا علی اکبر قلندر [illegible] سجادہ [illegible]

[illegible] حضرت شاہ تقی علی قلندر [illegible] حضرت شاہ حیدر [illegible] حضرت مولانا علی اکبر قلندر [illegible] خانقاہ [illegible] حضرت شاہ [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر [illegible] حضرت [illegible] حضرت شاہ علی انور قلندر [illegible] حضرت [illegible] شاہ تقی حیدر قلندر [illegible] [illegible]

[illegible]

# حضرت شاہ محمد کاظم قلندر

حضرت شاہ [illegible] صاحب [illegible] شاہ [illegible] کاظم قلندر کاکوروی [illegible] آپ کے والد حضرت شاہ محمد اشرف چشتی [illegible] صاحب نسبت بزرگ تھے۔

ولادت آپ کی دو شنبہ [illegible] بچپن ہی سے آثار ولایت ظاہر ہونے لگے تھے [illegible] آپ کے پاس [illegible] ایک مرتبہ [illegible] خواب میں دیکھا کہ حضرت [illegible] ایک مرتبہ [illegible] آپ بہت خوبصورت [illegible] ایک مرتبہ [illegible] آپ کا کلام [illegible]

[illegible] زبانت و ذہانت [illegible] فارسی [illegible]

[illegible] خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلعم [illegible]

[illegible] آپ حضرت شاہ باسط علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں [illegible] حاضر ہوئے [illegible] سلسلہ قادریہ میں مرید کر لیا [illegible] حضرت شیخ [illegible] ایک دعا [illegible]

حضرت شاہ [illegible] صاحب [illegible]

ایک مرتبہ جب آپ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں جا رہے تھے راستہ میں ایک بزرگ [illegible] آپ سے کہا [illegible] یہ شعر پڑھا [illegible]

[illegible]

ایک مجذوب صاحب [illegible] پیر و مرشد [illegible] اپنے وقت پر [illegible]

پیر و مرشد کے [illegible] آپ [illegible] فرمایا کہ [illegible]

تمام سلوک آپ نے اپنے پیر و مرشد [illegible] حضرت شاہ [illegible]

حضرت محمد [illegible] آپ نے [illegible] فرمایا [illegible] پیر و مرشد [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

ایک مرتبہ پیر و مرشد نے جوش میں [illegible] فرمایا [illegible] آپ نے عرض کیا [illegible] حضرت صلعم [illegible] حضرت مسلطے [illegible] پیر و مرشد نے خلافت [illegible] عطا کر کے اجازت دی [illegible] محمد کاظم قلندر [illegible] شاہ [illegible]

[illegible] آپ کے خلفاء [illegible] حضرت شاہ [illegible] قلندر [illegible]

[illegible] آپ نے تصنیف فرمائیں [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible] حضرت شاہ [illegible]

[illegible] کاظم [illegible]

[illegible]

## برقی لہریں

ایک مدت سے اس ضرورت کو محسوس کیا جا رہا تھا [illegible] حضرت شاہ [illegible] مصطفیٰ احمد صاحب قلندر سجادہ نشین تکیہ شریف [illegible] کاکوری [illegible] عرس شریف [illegible] بیعت [illegible] کیا جاتا ہے۔

[illegible] علوی [illegible] کاظم [illegible] خاندانی [illegible] علوی۔

[illegible]

| | |
|---|---|
| [illegible] برقی [illegible] | [illegible] |

### [illegible] صفی [illegible]

[illegible] ۲۲ ربیع الآخر [illegible] محفل سماع [illegible] حضرت [illegible] شاہ [illegible]

# عارف باللہ حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ

ــــ از مصلح الدین احمد شیر [illegible]

من تشنۂ سعد فی بحر [illegible]
سا ایک تیر سست از بہار [illegible] پیدا است

جو خمار جانے کے بچکے بچکے ہیں

یعنی [illegible] کو ایک حضرت چند آثر تہ ہے جس کے حالات، واقعات و مکاشفات کو شروع سے آخر تک ساتھ چند حالات دیتا ہے۔ اگرچہ سو وسال کے بعد بھی اس سے ظاہر ہوتے ہیں مگر پھر بھی وہ سب سے الگ معلوم ہوتا ہے حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ کا اک ان کا کیا ... قلندر ہے آپ کو وہ بچھو وقت فرمایا تھا جو خانہ ... کا ... اور اس کو ... حبیب رہا۔

آپ کی سیرت کی ... طور پر جائزہ دیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ درد اصل ... پیدا ہی ہوئے ... آپ کی ... کا ایک واقعہ صاحب ... نقل فرماتے ہیں کہ آپ اپنی ... صاحب کی ... کسی ضرورت سے ... آپ کے ... کے سپرد کر گئیں ... آپ ... دیکھنے لگے لیکن چونکہ وہ ... اٹھیں یقین کرنے ... کو خواب ... [illegible]

اس کے علاوہ آپ کا ... سالکوں ... کی شکل میں ظاہر ہوتا تھا جیسا کہ ... حالات ... پڑتا ہے۔ یعنی آپ کا حضرت شاہ باسط علی قلندرؒ کی خدمت بابرکت میں ... ہوا ... کے علوم و ظاہر حاضر ہونا اور حضرت ... کا ... باطن ... ہوئے ... سلسلہ عالیہ قادریہ ... کی تعلیم فرمادی۔ حضرت پیر و مرشد سے ... اخوی ... شاہ محمد کاظم قلندر ... ادب ... داد و مجاز ... ہمہ وقت ... برق برق ... خلافت ... سرفرازی حاصل کرنا ... رشد ... بات کی روشن دلیل تھی۔ یہ سب آپ کی فطری استعداد ... کی ... حضرت ... باسط علی قلندرؒ ایسے عظیم ... عارف نے قدر ... کے فیض و عطا کے خزانوں کا ... آپ پر وا کر دیا ... جہاں تک ... عالی ظرفی ... حاصل کی ... خدمت کاظم ... حضرت عالی

پئے ... کے دن ... بھر بھر کے
خود ساقی ... رخ ... جلد

... عارف ... سے ... ہے ...
جہاں تک ... شاہ ... کے ... کیسے
... ہیں ...

... درد عالم ... حضرت پیر و مرشد کے حضور ... عارف باللہ اور حضرت قلندر ... نصیر الدین ... چراغ دہلی کی روحانیت سے ... حاصل کرکے اور سلسلہ ... فاتحہ ... حلقت ... جاہ و حشمت ...

... جانتا کہ ... تھا ... میں کاکوری کا ... ہوتی تھی ... کی طرح تھا ... تھوڑی ... جس طرف دیکھئے ... روشن ... کاکوری ... کی مصداق ... کا ... جہاں ... چاہتا ... حضرت اپنے پیر و مرشد ... بارگاہ ... اقامت ... آفتاب ایک ... سلطنت ... ایک ملک ... وطن ... حضرت ... نے ... کاکوری ...

... ایسا مقدس ... جس نے کاکوری کو ... عالم ... کاکوری کی خاک ... جلوہ فرمائی ... ہمیشہ ... حضرت غوث ... شاہ تراب علی قلندرؒ ... عالم ... فارسی اردو ... کتابیں ... حضرت قطب ... حضرت شاہ تقی علی قلندر ... کاکوری ... حضرت شاہ ... علی انور ... سرمہ ... کاکوری کی خاک ... حضرت ... شاہ ... جب ... بادشاہی ... حضرت رسالت پناہ ... کے ... علم و عرفان ... کا گنجینہ ... فیضان ... کا ... ہیں۔

عارف کے ... حضرت ... کام دو ... ایک عظیم ... تھے ... اس کا ... مرشد ... شاہ باسط ... آپ سے ... فیض ... حضرت مولانا ... مرشد برحق ... حضرت مولانا حافظ ... تصوف ... اسرار ... حضرت ... قلندر ... بعد ... حضرت ... کا ... حاصل کرتے ... شعر کا ... روح ... عارف ... شاعری ... جذبات ... حضرت ...

بھی دل پہ اس کا کرم دیکھتے ہیں
کبھی دل کو ہم دور جام جم دیکھتے ہیں
کبھی اس جام میں صورت عارف کی صورت
دل اپنے میں حق و عدم دیکھتے ہیں
... بہت کچھ
... کم دیکھتے ہیں
کبھی ... عالم ... منزہ
کبھی عالم و حق بہم دیکھتے ہیں
... پہ ... سن ... کو ... کر
... قدم دیکھتے ہیں
... ہم ... سو ... دیکھتے ہیں
وجود و عدم دونوں ... دیکھتے ہیں
... دونوں ... ہم دیکھتے ہیں
... کاظم ...
... دیکھتے ہیں
جب ... سے ... دیا
... ذرا ... پائے
... باہر ... کا ... کاظم
ہم ... ہیں ... نہیں!

زلف ... کے ... اس کا ... ہے
... ساقی ... جام ... ہاتھ ... آئے
... خود ساقی ... جلد
... جیسے ... ہے ...

... یہاں ... کی طرح ... روشن ضمیر ... عارفوں ... خدا ہم سب کو آپ کی اتباع کی توفیق دے اور آپ کے صدقے میں ہم لوگوں کا بیڑا پار لگائے

## تنظیم اوقات
### عرس تکیہ شریف کاکوری

... حضرت ... کی ... پیشتر سے ... شروع ہو جاتا ہے ... بعض ... آتے ... ہیں ... کر ... عرس کے اوقات جن کا ... ہے ... آج ... جاتا ہے۔

۱۲ ربیع الآخر ... کے ... حضرت ... شریف کا فاتحہ ہوتا ہے اس کے بعد ... شریک ہوتے ہیں ... پہلی محفل سماع منعقد ہوتی ہے ... کلام ... بعد ... حضرت عارف باللہ ... حضرت ... اور ... فاتحہ ... خانقاہ شریف ... دوسری محفل سماع منعقد ہوتی ہے ...

۲۱ ربیع الآخر ... تیسری محفل سماع منعقد ... چوتھی محفل سماع منعقد ہوتی ہے ... حضرت ... امیر ... تشریف ... ہیں ... حضرت عارف باللہ ... حضرت ... پانچویں محفل سماع ... حضرت ... منعقد ہوتی ...

# غوث ملت حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ

## بحیثیت شاعر

### مولانا تراب میں شاہ تراب تھے

حضرت غوث ملت شاہ تراب علی قلندر [illegible] حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر کے خلف [illegible] ارشد و جانشین تھے۔ آپ کی ولادت [illegible] ابتدائی کتب فارسی و عربی [illegible] مولوی [illegible] قاضی [illegible] حقائق و معارف کی طرف [illegible] شعر و سخن کا شوق [illegible] ساتھ ساتھ علوم [illegible] عارف کامل [illegible] فارسی دونوں [illegible] کتابیں [illegible] ان کی شاعری [illegible]

[illegible]

### عرفان و علم و فضل کے وہ آفتاب تھے

حضور کے زمانہ [illegible] کلام میں [illegible] حقیقت کے [illegible] فارسی [illegible] آپ کا کلام اردو [illegible] فارسی [illegible]

[illegible]

سنہ ہجری [illegible]

[illegible]

## منظومات

(از جناب عزیز الدین صاحب [illegible] کاکوروی)

جس خار کو چاہے وہ گل تر ہو جائے
دیکھے جو صدف کی سمت گوہر ہو جائے
خسرو میرے ساقی کا تصرف یہ ہے
جس جام کو منہ لگائے کوثر ہو جائے

نہ یہ شیشہ نہ یہ ساغر نہ یہ پیمانہ بنے
جان میخانہ تری نرگس مستانہ بنے
صحن میخانہ میں بھی [illegible] جو کے جھوکے
ابر یوں جھوم کے چھا جائے کہ میخانہ بنے
خاک پروانے کی برباد نہ کر باد صبا
یہی ممکن ہے کہ کل [illegible] افسانہ بنے
ان کو دیکھا ہے تو کچھ قلب و جگر کے ٹکڑے
جیب و دامن نہ کوئی [illegible] کے دیوانہ بنے
[illegible] اٹھائیں وہی ساغر بن جائے
جس جگہ [illegible] وہی میخانہ بنے
[illegible] ہو منگانہ ہوا
ہر نظر ان کی چھلکتا ہوا پیمانہ بنے
جانتے ہیں کہ ہے خسرو بھی ہمارا عاشق
بزم میں شمع نہیں ہم تو وہ پروانہ بنے

(از جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] مرحوم حسن کاکوروی)

ہم مان گئے یار کے بیاختہ پن کو
آئینہ میں خود چوم لیا اپنے دہن کو
کیا پوچھتے ہو اس دل [illegible] کی جلن کو
چھوڑ کتا ہے کسی [illegible] سر سبز چمن کو
ان کے قد موزوں کی سی رعنائی کہاں ہے
گلزار میں بس دیکھ لیا سرو چمن کو
بیکار ہے درد دل [illegible] کا اظہار
تم جانتے خود ہی ہو میرے رنج و محن کو
دل میں میرے شرما تی ہے یاد رخ جاناں
جس طرح حجاب آتا ہے اک جلی دو دلہن کو
جان تن سے نکل آئی یہ کہہ کر کہ ستمگر
ڈھونڈ [illegible] پایا تجھے آوارہ وطن کو
اچھا ہمیں کر دو بُرے ہم ہیں جہاں میں
[illegible] ہی لازم ہے [illegible] زمن کو
کہتے ہیں بعد شرم و حیا بزم میں ان کی
بہتر و نہیں ہے سامنے لیں تو [illegible] کو

(مولوی [illegible] صاحب مرحوم تکبیری کاکوروی)

قتل کر جاؤ مجھے وعدہ میں کیا رکھا ہے
تم نے اک مفت کا جھگڑا یہ لگا رکھا ہے
اک اشارے میں ابھی ہوتے ہیں [illegible]
ہم کو مقتل سے بہت حشر میں کیا رکھا ہے
دل بیتاب کی تسکین و تسلی کے لئے
آپ کا تیر کلیجہ سے لگا رکھا ہے
سکر اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ دیوانہ ہے
ہم کو اس بات نے دیوانہ بنا رکھا ہے
منتیں کون سی باقی ہیں جو ہم کر نہ چکے
ظلم وہ کون ہے جو تم نے اٹھا رکھا ہے
[illegible] کی خاطر کے لئے خون جگر
ہم نے تھوڑا سا یہ آنکھوں سے بچا رکھا ہے
تم جو مرتے ہو تو مرجاؤ یہ نالے کیوں ہیں
تکبیری چپ رہو کیا شور مچا رکھا ہے

(از جناب [illegible] مرحوم [illegible] کاکوروی)

خراب ہو کر پڑا ہوا ہوں [illegible]
ادھر بھی ہو اک نگاہ [illegible]
چمن میں [illegible]
کلوں میں گلزار کی [illegible]
جمال [illegible]
[illegible] علی [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہاں کی [illegible] سیاہ کاری کہ [illegible] گی
[illegible] بادہ خواری [illegible]

(از [illegible] علی صاحب [illegible] کاکوروی)

نشاط [illegible] من خستہ جان سلام علیک
سکون خاطر آشفتگان سلام علیک
انیس و مونس بے چارگان سلام علیک
حبیب [illegible] زمان سلام علیک
شفیع و ہادی ما عاصیاں سلام علیک
سلام علیک [illegible] جان سلام علیک
رساں [illegible]
زما بہ ساقی [illegible] سلام علیک
وصی و وارث پیغمبران سلام علیک
حبیب حیدر و جان جہان سلام علیک
امید و ار عنایت [illegible]
[illegible] جان جہان سلام علیک
حضور رحمت عالم حضور [illegible]
قبول باد [illegible] سلام علیک

قطعہ

(از [illegible] علی صاحب [illegible] کاکوروی)

اے علی حیدر قلندر [illegible] اے [illegible]
قبلہ گاہ [illegible]
اے علی حیدر قلندر جلوہ گاہ بوتراب
لطف فرما [illegible] خاک درگاہ [illegible]
حبیب [illegible] کہاں
[illegible] کہاں
[illegible]

دنیا کے کسی حصہ میں جائیے آپ کو کسی نہ کسی جگہ بیٹھے بیٹھے فرد نظر آئیں گے۔ انسان کی فطرت شروع سے ایسی رہی ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ یہی وہ ذہنیت ہے جو میلوں کے انعقاد کی محرک ہوتی ہے۔ اسی برصغیر ہند و پاک میں شاید کوئی ایسا ضلع ہو جہاں سال میں دو ایک میلے نہ لگتے ہوں۔ یہ میلے ٹھیلے ہوتے ہیں۔ تہذیب ثقافت اور معاشرت کے بیٹے اجاگر ہوتے ہیں، ان میلوں میں وہ ساری پہلے نظر آتی ہیں۔ اخوت، مساوات اور خلوص و محبت کے نمونے ہماری ملک کی زندگی میں اگلا قدم کہاں جاتا ہے۔

اگر صرف میلوں ہی کو لیا جائے تو بڑی ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن اس وقت نظریں کو صرف کاکوری کے اس قدیم مشہور و معروف میلے کا ایک نقشہ دکھانا مقصود ہے جو صرف اودھ ہی میں نہیں بلکہ پورے برصغیر ہند و پاک میں شہرت رکھتا ہے۔

قصبوں میں میلوں کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہاں بڑے بڑے شہروں کی طرح خرید و فروخت کے لئے آسانیاں بہم نہیں ہوتیں جو چیزیں قصبوں میں مہنگی نظر آتی ہیں ان کی میلہ قصبوں میں پانچ سال بھر جو ضرورت پڑے گی اس کے پیرائے میں سستے داموں میلے میں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کسی میلے کا رونق ہے دو دن جو لگ سال بھر میں جو سامان دیتے ہیں کہ لوگ ان کو بہت سا عجیب و غریب سامان و اوائل جاتا ہے۔ رنگ برنگ کھلونے، زیور اور کپڑے بنتے جاتے ہیں اور دور دور کے لوگ مسرت و خوشی کے جو ہر لمحہ پر آتے ہیں اس کے علاوہ ہماری کاکوری کا یہ میلہ ایک تاریخی اہمیت بھی رکھتا ہے اس کے ساتھ قصبہ کے تمدنی تہذیب و معاشرت کو عظیم تاریخ وابستہ ہے ملک بھر کے لوگ یہاں آتے اور اپنے تمدنی وحدت میں بھر پور ان کی دوری بھول جاتے ہیں۔

ذہنیت ملت کی تمام و کمال وحدت پورے طور پر محکم دیکھنے میں آتی ہے۔ شاہ نعیم اور علی اور اودھ کے جبروت ہرا انتظام مزارات کی زیارت کرتے ہیں۔ بزرگان دین اور روحانیت کے پرستاروں کے مزارات کی زیارت کرنے کے لئے آتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی یادگار چند وہ کئے جو عیش بھی شرافت، شریعت اور علم و حکمت کا ہوا آئے۔

حضرت شاہ محمد کاظم قلندر نے جو کچھ کیا وہ نشان آج بھی، کسی طرح وہ قصبے اور یہاں وہ چیز ہے جو کاکوری کی اس میلے کو دوسرے تمام میلوں سے ممتاز کرتی ہے کہ یہاں ماضی و حال میں فرق کم ہی نظر آتا ہے۔

آئیے اب آپ کو سال بھر کے میلے کی سیر کرائیں

بارہ وفات کا مہینہ ختم ہوا۔ ربیع الثانی کو بچوں اور جوانوں کی گھڑیاں گننے کا زمانہ آ گیا۔ باہر سے خطوط آنے لگے دور دور سے چندہ آنے لگے۔ تیاریاں کرنے لگے ہیں ایک طرف چندہ کی یہ فہرست ہو کر اعزاء و احباب سے ملاقات ہوگی تو دوسری طرف بزرگوں کو یہ شوق ہے کہ کس طرح جلد پہنچیں اور بزرگان دین کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کر کے ان کی قربت کی سعادت حاصل کریں۔

اگر چہ ابھی ۱۵ ربیع الثانی ہے لیکن میلے کے نقیب

# میلہ — چند روزہ سال بھر کا

(از نثار احمد علوی)

آگئے ہیں چندہ لئے دوسرے مجموعے اور گھن چکر وغیرہ وغیرہ لیجئے۔ بچوں اور بڑے لوگوں کے لئے آسائش شروع ہو گیا۔ بچوں کی خاص آواز ہے پکار رہے ہیں کہ وہ میلہ آ گیا۔ جھٹ جس کا انتظار تکیہ شریف کاظمیہ کی طرف سے انتظامات بھی شروع ہو گئے اور صاحب سجادہ کی طرف سے عرس میں شرکت کے لئے مریدین و متعلقین کو کاغذ دوڑ رہے ہیں۔ یہ میلہ یا عرس جن دو بزرگان کی یاد میں ہوتا ہے ان کے نام نامی اسم گرامی یہ ہیں۔

حضرت شاہ محمد کاظم قلندر ؒ

حضرت شاہ تراب علی قلندر ؒ

یہ دونوں قلندر اور صاحب علم و عرفان تھے جنہوں نے اس قصبہ میں علم و حکمت، فقر و درویشی کی ضیاء تقسیم فرمائی تھی جو آج بھی روشن ہے اب بھی جس کے دم سے روحانیت کی جوت جلتی ہے۔

جیسے جیسے میلے کے دن قریب آتے جا رہے ہیں دوکانیں اور جھولوں کے نکلنے کے انتظامات تیز ہوتے جا رہے ہیں۔

آخر کار ۱۰ ربیع الثانی کی صبح کا سامان ہو چکا۔ تمام میلہ شروع ہو گیا۔ قصبہ میں ہر طرف چہل پہل ہے دکانیں سج گئی ہیں اور شام سے میلہ دیکھنے والے حضرت شاہ تراب علی قلندر کے مزار کے گرد دکانیں ایک خاص حسن اور ترتیب سے لگی ہیں۔ مزار روشنی کے قمقموں سے جگمگا رہا ہے۔ روشنی میں جگہ جگہ عنایت آپ دکھا رہا ہے۔ ہر طرف عجیب خوشبو آ رہی ہے۔ دوسرے مزارات بھی اسی طرح روشنی سے منور ہیں۔ سامنے ہی ساتھ خانقاہ ہے اس کے گرد مولوی محمد حسن صاحب عباسی کا مشہور بنگلہ ہے اس کے پشت پر سوتا پانی کا کھمبا ہے لوہ بکتا شاہ آباد کا کوٹھی ہیں بھی صاف کئے ہیں۔

حیدرآباد دکن کے احباب ہر طرف خصوصی طور پر نمایاں ہیں اور عباسیت آن بان سے پیش رہے ہیں۔ خاص لباس خاص ادائیں اور ڈھال ڈھال۔ چوڑے کالر کی چست شیروانیاں زیب تن ہیں ۔۔۔۔ لکھنؤ کی خاص تہذیب و ادب کا نمونہ۔ دوسری طرف علماء فرنگی محل کی ٹولی ہے جو انتظام قلندروں کو تولہ عقیدت پیش کرنے پابندی سے ہر سال آتی ہے ۔۔۔۔ اور دیکھئے اس کے ساتھ ایک اور بستی ناتھ کی علیحدہ سر پہ میلی کچیلی پرانی سی ٹوپی رکھے ہوئے موٹے شیشے کا چشمہ لگائے اور ہاتھ میں ایک خاص کھدر کا جھولا لئے نظر آ رہی ہے۔ اس ہستی کا نام تو نفل حسن ہے لیکن اہل دل ان کو حسرت موہانی کہتے ہیں یہ وہ ہیں جن کی مخلص تر قلندروں سے ہی نہیں بلکہ اس سے نسبت رکھنے والوں سے بھی عقیدت ہے۔

۱۰ ربیع الثانی ہے۔ کل سے پہلی محفل اور دوسری مجلس بعد عشاء ایک بجے شب

تک چلی رہی۔ صبح سے پیری نشست شروع ہو چکی ہے جو حقیقت اور ادب و تہذیب کا مرقع ہے ملک کے کسی گوشہ میں جائیے یہ شان نہ ملے گی ریلے کی پیری بگار اور تحفہ جاری ہے۔ سہرا حضرت شاہ کاظم قلندر کا تین دن بھی ہو گئیں ان کی اپنی منفرد شان تھی دعوت کے بعد وہ ادا ہو پھر چرس اور بھنگ تقسیم ہونے لگے جس میں چپے کی خاص ختم کی حال اور فریری ہوتی ہے نیاز اور یا کھکوں کا بھی ہو کہ ہو تقسیم کرنے والے بیٹھے میں صبح تک تقسیم ہوتی رہتی ہے لوگ کھاتے ہیں اور عجیب سرور محسوس کرتے ہیں

میلہ شباب پر ہے۔ خرید و فروخت ہو رہی ہے کاکوری کے کباب جن کا لذت دور دور مشہور ہے بڑی لگن سے کھائے جا رہے ہیں بچے جوان بوڑھے کوئی ایسا نہیں جو نہ کھا رہا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد محفل شروع ہو گئی۔ پہلے دو تین قوالیاں حسب دستور کلام شاہ تراب علی قلندر گائی گئیں حضرت کی غزل کا یہ شعر کانوں میں آج تک گونج رہا ہے اور کیا ہی خوب شعر ہے

نہ ہا تجلی گاہ جلوت حضور کی روشنی
بھولے ہے کسی کو کب ساقی کی نگاہ

قوال مست ہیں اور حاضرین پر بھی عجب کیفیت طاری ہے رات کو گیارہ بج چکے ہیں صاحب سجادہ کے نیف سے ہر دل متاثر ہے۔ صاحب دل صاحب حضرت جھومتے جا رہے ہیں ۔۔۔۔ یہاں آنے والے قوالوں کا خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف بلند پایہ فارسی اور اردو کلام گاتے ہیں اور اردو وہ یاد ہیں۔ کبھی کبھی حضرت شاہ تراب علی قلندر اور شاہ محمد کاظم قلندر کی ٹھمریاں بھی سنائی دیتی ہیں۔ بارہ بج چکے ہیں اور وہ مشہور قوال بلبل کی چوکی آ گئی اور آتے ہی اس نے حضرت جگر کی مشہور اور معرکۃ الآرا فارسی غزل شروع کر دی چند شعر آپ بھی سن لیجئے۔

دل بردہ از من دیروز شام
فتنہ طراز مہ عشر فرما سے
عارض چہ عارض گیسو چہ گیسو
پنجے چہ تیکھے نگاہ چہ نگاہے
از چشم رازان فرزند بہ عالم
وزرزلف درہم برہم نگاہے
آن شیخ ایمان وان پیر رندان
آوارہ ہر یک در قتل ملئے

فضا میں تعطل پیدا ہو گیا۔ صاحب سجادہ پر کیف طاری ہو گئی۔ ہر طرف سے وجد اور کپڑوں کی پارش ہونے لگی صوفی منش جلوہ معرفت میں گم ہو گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد لوگوں کو ہوش آیا اور قوال بھی مست ہو گئے ۔۔۔۔ آج رات کا یہ محفل ایک یادگار محفل ہوئی اور چند چلوں کے بعد دن کو دو بجے یہ نشست ختم ہو گئی۔

۱۵ ربیع الثانی کی صبح نو بجے محفل شروع ہو گئی اس کا رنگ بھی دوسرا ہے رات کی خمار اٹھا رہا تھا اسی وقت ساز ترانا رہا ہے۔ مبارک ایک مشہور قوال بلند آواز نگار ہے اور حاضرین ۔۔۔۔۔۔ کو وجد آ رہا ہے ۔۔۔ پاس ہو کچھ ہے وہ نذر کرتا ہے مگر قابل ذکر بات

یہ ہے جس کے پاس جو کچھ ہے وہ نذر کر دیا ہے مگر قابل ذکر بات شیخ عظیم الدین صاحب ایک جگہ کھڑے ہیں دوسری طرف جاتے ہیں

سہ پہر کو قل ہو گیا۔ قل شاہ تراب علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی تکیہ شریف کاظمیہ کا ہوتا ہے ہر شخص خرید و فروخت میں مصروف ہو گیا۔ اور مرا آفتاب خوب ہے ہوا اور میلہ کی بھیڑ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ بڑے بھی خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ کھلونوں اور مٹھائیوں اور پوڑی کچوری کی دوکانوں پر بھی زیادہ ہے ۔۔۔۔

آج میلہ کی آخری رات ہے خرید و فروخت زیادہ ہے کیونکہ عام خیال ہے کہ آخر وقت پر سامان سستا ملتا ہے شام کو صاحب سجادہ اپنے متوسلین و مریدین کے ہمراہ ہر دوکان پر تشریف لاتے اور کچھ نہ کچھ تبرکاً خریداری فرماتے ہیں لوگ صرف میلہ دیکھنے آتے تھے وہ کباب کھانے اور خرید و فروخت میں مصروف ہیں مریدین صاحب سجادہ سے رخصت ہو رہے ہیں سب سے پہلے زائرین کو رخصت کیا جاتا ہے اس کے بعد وہ حضرات کوچ کرتے جاتے ہیں اور رخصت ہوتے جاتے ہیں۔

ہر ایک کو ایک ہی کی چند گھڑیوں میں فاتحہ کے الائچی دانے تبرکاً دیئے جاتے ہیں ۔۔۔۔

آج میلہ رات بھر ہے کا اور دن سے شروع کاکوری کی طرف سے کھلونوں میں بیٹھ کر خریداری کو آتی ہیں اور خرید اری کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ آج ۱۶ ربیع الثانی ہے دکانیں اٹھ رہی ہیں جس کا سامان کے پاس کچھ سامان ہے وہ سستے داموں بیچ رہا ہے اور دکانیں اٹھ رہا ہے ۔۔۔۔ قصبہ کے بازار میں لکھنؤ جانے کی سواریوں کی بھیڑ ہے اور بیل گاڑی یکے، اور دیگر ہی میں جگہ مل رہی ہے۔

میلہ اگر چہ ختم ہو گیا لیکن ہر شخص اس سے ایک قلبی تاثر لے کر جا رہا ہے بہر نیاز یہ کہ یہ عرس کے قابل مبارکباد ہیں یہ عارفان عظیم صوفیائے کرام قلندر حاجت الاحترام جنہوں نے قصبہ کاکوری کی حیات جاوید اور شہرت لازوال بخشی جن کے اخلاق تہذیب اور اسلامی تعلیمات نے ملک کے جتنے افراد کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ یہ کاکوری ہی نہیں بلکہ کاکوری شریف ہے ہر طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ وہ بستیاں تھیں جنہوں نے ہزاروں افراد کے دلوں کو شریعت و طریقت کے نور سے منور کر دیا۔ بھٹکے ہوؤں کو راستہ دکھایا۔ بھولے ہوؤں کو صراط مستقیم پر لگایا اور خدا کی وحدانیت کا ایک ذرہ ذرہ کو سنا دیا

# اطلاع عام

بذریعہ اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے لڑکے ... اب میرے اختیار میں نہیں رہا ہے وہ کسی قسم کی ضمانت یا معاملت کے جواز نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سے کسی طرح کی معاملت کرے گا تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہوگا

دستخط ... محمد علی خاں
... کاکوری

# لکھنؤ کے پاس کا قصبہ — کاکوری

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو)

لکھنؤ سے کوئی ۱۰۰ میل پر میں یہ قصبہ آباد ہے۔ سڑک کے دونوں طرف درختوں کی قطاریں کہیں کہیں ہرے بھرے کھیت دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد، ادھر ادھر آموں کے باغوں کے سلسلے آس پاس صاحب فاقہ سے ادھار ہوتے ہوتے لاری موڑ پر جاتی ہے تو یہ تانگہ پر جا بیٹے تو ریل پر جائیے تو کاکوری کا اسٹیشن کھینچے اور دیکھئے میں آ جاتا ہے۔ خاص قصبہ کا آبادی کوئی ایک میل اور دو ہے دس ہزار ہو اوسطے۔ جب آپ قصبہ میں پہنچ گئے ہیں غریب غربا کے کچے پکے مکانات کہیں کہیں قلعہ نما بڑی بڑی حویلیاں بھی نظر آتی ہیں۔ پرانے رجحانوں کے ڈھنگ کو بتا رہی ہیں قدیم تہذیب و تمدن کے نقشے لکھنؤ کے سامنے کھینچے والی رہنے والوں کے، اگلی شب جو دوں کے زمانہ کی ترجمان بھی تو کچھ جھلکیاں۔

زیادہ تر نشیب و فراز سے ہوئے ملتے گاؤں دریا کے انقلاب پا بنے تو بھی کا پتہ دیتے رہے کہیں کہیں بلوانے کے ڈھیر کہیں کہیں کھنڈرات، جھیلوں کے آثار باقیات۔ اگلے زمانے میں بڑے شہروں کے آس پاس عمارات اور شرفاء ایک بستی بسا لیتے اور وقت پڑنے پر بادشاہ وقت کی مدد کرتے ایسی بستی کو قصبہ کہتے۔ وہ لکھنؤ سے لگ کر کاکوری کے نام سے ایک قلعہ بنایا، اسی مناسبت سے یہ جگہ رفتہ رفتہ کاکوری کے نام سے پکاری جانے لگی۔ اتر پردیش کے قصبوں میں اسے ایک خاندان حاصل ہوتی ہے عالموں میں چوٹی کے قصبہ یہاں، جادو بیان شعراء یہاں، بڑے بڑے سیاست داں، سفراء اور وزیر یہاں پیدا ہوئے۔ مورخان کاکوری کا تذکرہ بار بی بسا کیو مورخوں کی کتابوں میں کاکوری کا ذکر اکثر تذکرہ سوانح نگاروں اور تذکرہ نویسوں کی تحریروں میں ہے۔

اس کا جان بار بار آج سب چیزیں صدی میں کاکوری ترکی کی بدولت ایشیا، یورپ اور امریکہ سب جگہ اس کا نام زبان زد ہوا۔ اس کا ذکر اخباروں میں بھی آیا، اس لحاظ سے ایک طرف کمال پاشا فقرا بیٹھے اور ایک طرف صاحبان بد نقوش دوسری طرف جب دوست، دولے عمل اور ساتھ بھی اس عہد و ترک کے بیابان پر خار کو با موسے اور الٹم دستی کے تا حد بھی جو کی چیت بیاب حقیقی، دینی خود وحدت ہی جلوہ رہے ہیں۔ انکی میں دیکھی دیں مذہب و مسلک کے نورسے، شعراء دیتے دیتے کر و بیشتر ان کی عزیز میں نقشے جاگتے۔ کلام ان کا جادو بیان ان کا مرا نسب ہے، آخر تک اور قلیت یہاں کی صلح جو تعلیم خواص پنہ، ہندو مسلم مجلے و برجن باہم شیر و شکر بھی بھی جو شوں کی شرکت کے لئے پاس پڑوس کے لوگ سے جا کر خوب دکھتے ہیں، پھول، سے عقیدت مند و ناقلین زائروں کا ہجوم بھی عام طور پہ تاہے۔ اولاد شاہ کو سب سے بڑا عرس ہوتا ہے۔ وہ دے قوالی قرے ہیں، محفل سماع کی کیفیت، اور حاضرت قابل صدقہ عشق ہوتی ہے نظر، اور علاوہ کو یجئے۔ شاہ تقی بالی شاہ تقی علی، بی کا قصبہ وغیرہ وغیرہ شہرت، عام کا ظرف اتحاد پایا۔ قابل مدر کن میں کہیں کیا عربی کیا فارسی

اور اردو بندگی میں شاہ تراب علی کا اردو میں دیکھئے۔ تصوف ہی تصوف۔ جندی میں دو ہے اور ٹھریاں خوب کہیں۔ سنئے ۔ ؎

تراب کیسے نرورا جیو گھبرائے
پیا تو گئے بدیس رہا شے
رودو سوکا کشت ہے نیندن
کو نین لاوت پیا کو منائے

شاہ کاظم نے بھجن بھی کچھ کم مقبول نہیں، ایک دو سن لیجئے

درشن جاگر اندر کمد دھو
دوارے شام جیسیں اک لگائی
بیری تی درسن کی پیاسی
نا پیر لکھن تس جاگ کھنوا ئی!

مولوی حسن علی نے بھی بانے کے عالم گزرے ہیں حضرت آدم سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسولوں اور نبیوں کے حالات اردو میں تیج نقوش الادب میں جمع کر دیئے ہیں جندی میں بھی بھی آپ بانی کی۔ سنئے ۔ ؎

موہ پالی سلطر جینا ہی ؛ ابسے تو سرا کرن گیلا
پھر دے بجے بیرنگ یاری ؛ بیری کاکری ۱۱ انا جنی بگی
تم ندا نر جو تو ان ۱۱ ماری

آئیے ۔ اب سنہرے کلس جا یدرفیع الشان ، دنیئی الشیوخیوں اور بڑے بڑے مزارات اور شاہ کی سیر کیجئے۔ وہ کیا شریف ہے جو ٹی کے علی جوٹی کے نظر، جندو، ہم اقتدا۔ حد قصہ نت ہم علم دکھلانے پاس پاس وحدت کی چادر پہ تابانی آرام فرما رہے۔ بانکپن محبت اور شیدان وفا کے یہ تطویرے اور وضے ہیں، ان کے عشق نے دیوچ کو دنیا پر تعمیم دکھا اپنے کر اسے سکھایا۔ جو برا نشو پر زبانوں میں اپنی وہ چاہی کے دفتوں میں نکل خل قسمت کا گوشیوں سے نہال اور دولت سے مالا مال ہے۔ آج ان کی سہرا پاپ سنگ مرمر کو ہیں۔ جھم جھم جھلکی چادروں سے ڈھکی عالی دواروں پر حاضری۔ نقری۔ لاجوردی پھول پہنے ہیں جو ہیں، کہیں جھاڑ فانوس، کہیں دیپ ند دیا..... یہ تو بس گئی سن اللہ کا دو غنہ ہے

ایک بزرگ شیخ سعدی بھی پیٹھو ہیں دفن ہیں جید عالم، بے بدل صوفی۔ بے نظیر قاری تھے انہیں کے نام سے یہ محلہ شیخ سعدی کہلاتا ہے دو دیکھئے سامنے کرامت علی شاہ کی درگاہ ہے۔ مداح رسول محسن کاکوری کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ یہ انہیں کے پیرو مرشد تھے۔ محسن نے اپنی نظم میں بھی ان کا ذکر کیا ہے ۔ ؎

کرامت کرامات کے پیکر بہ ملک شاہ رہے ہوں

کرامت کے سلسلے میں محسن کا نام آ گیا دیکھئے وہ سامنے کرامت علی شاہ کی درگاہ کے مشرق میں محسن کی قبر ہے۔ گھوری ہینگ کی دو منزلہ محل سرا۔ محسن کا بنایا مکان بھی دیکھئے، اپنا مکان جب بن کے تیار ہوا تو اس کا بھی نام رکھا غریب خانہ۔ یہ محسن و بہشتی ہے جو اللہ کے محبت رسول کا جذبہ سو جان طلب میں سلگے آتی تھی۔ وہ ایک حقیقت ہے۔ محسن ہر بات میں حضرت کا ذکر کرے گر

ازل میں جب ہوئی تعمیر قصیر محسن
غلام خسرے رکھا سری زبان کیلئے

تو کیا۔ ؎

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

اور قصیدہ سنئے اور دیکھئے والے بول اٹھے کہ محسن نے نعت گوئی کا حق ادا کر دیا۔ یہ جذبات کی طغیانی۔ یہ دوروں کی فراوانی۔ یہ مدح و شریعت کی پاسبانی اللہ اللہ۔

نازل ہے زمیں پر کبریائی ؛ بندہ کے پاس بیٹھ کی
حاضر کی یا رب یہ تقدیر ہو
کس سے جو کہتے ہیں یہ تصویر ہو

دور شوق کا نقشہ ملاحظہ و حسرت، زرجان صداقت اور خلوص کا معرکہ معرکہ ہے قصیدہ خانہ ایک آئینہ ۔ ؎

گل خوش رنگ رسول مدنی عربی
زیب دامان ابد طرۂ دستار ازل
ادب رفعت کا قرب دیکھی کا اثر
بحر وحدت کا گوہر چشمۂ کثرت کا کنول

---

ہارا آئے یہ شب ہجر کا دیا، خانہ کو نہیں
ابھی تک اب جی اس سو گئی ہے ہم اٹھ کے ٹھیر

---

برجیک پاری عطیل میں ہے رحمت کے بادل جھوم جھوم کر برسا ہے۔ یہ ہوئی ہوئی نظمیں جگمگا رہی ہیں وہ دیکھئے محسن کے غریب خانے کے قریب خسرو کا مکان ہے جو داغ کے شاگرد تھے، باکمال اور شیدا جنہوں نے اچھی نظمیں کہیں یہ شعر خسرو کا ہے ۔ ؎

حشر میں وہ نظر آئیں جو پریشان ستمگر
ہم کہیں ان سے کہو اب بھی جفا ہوتی ہے

---

تیرے عشق قدم یہ کہتے ہیں
ہم بھی چلتے ہیں جب زمانے کے

اسی محلے میں ایک نادر بھی گزرے ہیں۔ علامہ اقبال نے بھی ان کا ذکر کیا ہے ۔ ؎

نادر کا کوروی سے دیکھا تجھے
پاس والوں کو بھی تو دیکھا ہی تھا تجھے
نادر گیا یہ ساقی آپ سے نہیں ہوا عجب ہے
اے ساقی گل حقدار تو بہ کی ہے
لے جائے تو گنگا ور تو بہ کی ہے
ہنگامہ آب جا رہی بھی ہی ان
ایسی تو بیزار یار تو بہ کی ہے

---

اور دیکھئے وہ اپنے بزرگوں کے دامن دولت کے بیچ مجہری، دفتر کے غیرہ میں اردو زبان کا حسن ذوق، منشی نثر ار اللغات جیسے بے مثل کتاب کا مولف نیاز کی سند سو ہا ہے کتاب اپنے پاس نہ ہو تو بعد بیٹے دیکھئے۔ کیا کیا زبان کی تحقیقیں۔ کیا مولانا کیسی کیسی با ریکیاں شاعری میں بھی خوب طبیعت پائی تھی ۔ ؎

بہار دہنے گزرے پہنچے جو گلستاں
کہ ابدالی رہ میں منزل جگر
جس کی رگ رگ میں محبت جو ہو
دور دل سے کر لیں، درد جگر بھی کریں

فرنگی لکھنؤ کے زویں حدکا کوری کے آب و گل کی عجیب تاثیر تھی۔

مسیح الدین خاں بہادر گورنر جنرل کے میر منشی اور شاہ اودھ کی طرف سے لندن میں سفیر رہے کاکوری کے رہنے والے تھے۔

دیوان راجہ رام بڑے آدمی تھے راجہ رام علی انہیں کے نام سے آباد ہوا، ان کے بزرگ کشمیر سے آئے تھے۔ منشی امتیاز علی ایک کامیاب وکیل تھے بھوپال میں وزیر ہوئے نواب اکرم اللہ خاں انگریزی حکومت میں بڑے عہدوں پر رہنے کے بعد حیدرآباد میں کمشنر رہے۔ بابو رام پرشاد و عباس علی خاں خواجہ سرا کے دیوان تھے۔ ایجاد رنگین، نیرنگ بہار، لکھنؤ کے مصنف بڑے مشہور کتاب ہے۔ قاضی سعید الدین خاں بہادر، سعادت علی شاہ اودھ کی کے درباریوں میں انکی بڑی قدر تھی۔ اکبر ثانی نے خاندان اور خان بہادر کا خطاب دیا۔ نجم الدین علی خاں بہادر، ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرف سے قاضی القضاۃ تھے۔ کابل سے لے کر دکن تک اور ہندوستان کے ہر صوبہ میں سماجی کے معاملات کا مدار ان کے فتووں پر تھا منشی سجاد حسین، پنچ کے ایڈیٹر تھے نجم کاکوری۔ اکبر الہ آبادی جو الا پرشاد برق، رتن ناتھ سرشار کی ٹولی کے آدمی تھے، اودھ پنچ لکھنؤ کا مشہور اخبار یہ سب لوگ کہنے لکھنے تھے ۔ ظرافت اور ہنسی کے ساتھ ساتھ سنجیدہ مضامین لکھنے کے موجد تھے۔ مولانا ظفر الملک پہ بھارت کی جنگ آزادی کے ایک سورما اور مست جان باز تھے بیڑیاں اور ہتھکڑیاں پا با پہنے سے اچھوں اور بد نام ہوئے۔ نجم کی غلط کی عجب شان تھی دکھاو اور بانی پھیر اور شان کا پیارا ہے تو پھکڑے دو رنگا، ایک کیفیت اور رسول الاتی تھی سرکاری کیا یا تی دونوں میں بڑے بڑے عہدے پائے مقام عبرت ہے کہ یہ ڈیوڑھیاں یہ حرم سرائیں یہ حالیاں، یہ محلیں، مندان بڑی ہیں ہے بانے اور بسانے والوں کی شوکت و جاہ کا مرثیہ پڑھ رہی ہیں۔ یہ ہویلیاں اور کوٹھیاں دیکھئے اب سکر اہٹ ان پر نام کو نہیں۔ غم میں سر تا پا غرق انقلاب زمانے کے طمانچے کھائے ہوئے۔ پچھلی کہانیاں ان کی زبان پر ہیں۔ مزارات دیکھئے سلطوروں اور چلیوں کی لو اور روں کی ہوا کے اکھڑنے نہیں۔ شہیدوں کی خونی چادروں نے یہ خط لالہ زار دیا، کبھی کبھی چلیوں کی امید اور ارمانوں کی امید کا ہے۔

(انشاء اللہ باقی جو ہے)

---

## پاکستان کی ڈاک

مقتدی حسن صاحب علوی جو نقدی حسن صاحب بی جو پیدا ہوئے تو آئندہ ہے آئندہ تا گھر میں نہ رہیں جانکل جیسے جیسے حل ہی ہو گئے، انگلش تک ہے ہی کاکوری کو دیکھیے ہی اپنے سر کا سلام جو تھے

---

## اردو لکھیے اور اردو پڑھیے

# حالات وطن

## مضمون نگاران معاف کریں

اخبار کی کتابت ۲۰ نومبر سے شروع ہو چکی تھی ۲۳ نومبر تک جو مضامین ہمارے پاس پہنچے ہم شائع کر رہے ہیں ۲۵ کے بعد جو مضامین پہنچے ہم ان سے معذرت چاہتے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ کی اشاعتوں میں وہ ضرور شائع کریں گے۔

## شنکر گڈھ بارہ بنکی میں کاکوری ہائی اسکول کی ٹیم نے میچ جیت لیا

راجہ صاحب شنکر گڈھ کے یہاں سالانہ دربار کی تقریب میں راجہ صاحب موصوف نے حسب سابق ڈاکٹر آرپی مشرا صاحب کاکوری ڈسٹرکٹ ٹیم کو مدعو کیا تھا اور ۹ نومبر سے ۱۰ نومبر تک قیام کرکے ۱۰ نومبر کی رات کی گاڑی سے واپس ہوئے اس دوران تمام میچ والی بال، بیڈ منٹن، کرکٹ ہوئے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے ... دوسری ٹیموں کی معیت میں ... شرکت سے محروم رہا۔

## جامعہ اسلامیہ علی گڈھ کے امتحانات ختم

جامعہ کے اعلان کے مطابق کاکوری سنٹر میں امسال بھی امتحانات شروع ہوئے اور ختم ہو گئے ہیں۔ امسال طلبا کے مقابلہ میں طالبات زیادہ تعداد میں شریک ہوئیں کل ۲۰ شریک امتحان ہوئے جن میں طالبات ... اور طلبا ... شریک ہوئے۔

## اہلیہ شاہ مصطفیٰ حیدر صاحب کی علالت

تقریباً پندرہ دن سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے نقاہت بڑھ گئی ہے حرارت بھی رہتی ہے پیٹ میں درد بھی ہے ... ڈاکٹر سید ... صاحب علاج کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ جلد صحت کامل عطا فرمائے۔

## ولادتیں

لکھنؤ بیگم ... عباسی کے یہاں بچہ پیدا ہونے کی خبر ملی ہے۔ اللہ مبارک کرے اور عمر دراز کرے۔

بیگم ... علی صدیقی کے یہاں بچی پیدا ہونے کی خبر ملی ہے اللہ مبارک کرے اور عمر دراز کرے۔

اختیر علی عباسی صاحب ایکزیکٹیو انجینئر کا تبادلہ ... ہو گیا ہے۔

حسن کمال عباسی صاحب ... کے یہاں ... لڑکی تولد ہوئی۔

اختیر علی عباسی صاحب ایکزیکٹیو انجینئر کا تبادلہ بارہ بنکی ہو گیا۔

اکرام اللہ خاں صاحب کرمانی پنشنر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ...

پولیس کے ریٹائرڈ کانسٹبل ... نومبر ۱ کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر ... اور ... نے بھی شرکت کی ...

تقریب منگلانے اپنے خلوص مشورہ میں بیان کیا۔

آل انڈیا ... کے مقابلہ میں فاطمہ ... بنت مولوی احتشام الدین علوی صاحب کو چھٹا انعام ملا۔

**علالتیں** ہمشیرہ جناب مولوی حسن علوی صاحب اسسٹنٹ جنرل منیجر روڈ ویز لکھنؤ کی طبیعت نومبر کے تیسرے ہفتہ میں زیادہ خراب ہو گئی ... ابھی طبیعت بدستور ہے۔

بادشاہ حسین صاحب ... کی چار پانچ سال ... نومبر کی شام کو ... دوسرے دن ... اختیار کرلی ... اپنا ... ۔

حیدر آباد دکن کی اطلاع سے معلوم ہوا کہ خالد ... کی طبیعت اس طرف زیادہ خراب ہو گئی ہے ... خدا رحم کرے۔

... صاحب ... لکھنؤ ... آئے ہوئے ہیں۔

## تقریب شادی

حکیم مصطفیٰ خاں صاحب کی صاحبزادی کا عقد ... کو ہونا قرار پایا ہے خدا مبارک کرے۔

... علی صدیقی کی ہمشیرہ کا عقد ... کے ساتھ ... ہو گیا ہے۔


## دواخانہ مخزن الشفاء کاکوری

یہ قدیم دواخانہ ... کا مقبول ... عام ہے ... طب یونانی ... عرق ... شربت ... وغیرہ کے لئے مشہور ہے ... دوائیں ... معقول قیمت پر ...

منیجر ... عبد العزیز کاکوری ضلع لکھنؤ


# پاکستان کی ڈاک

**جمال اظہر علی** صاحب بی کا تبادلہ ... ہو گیا ہے ... کراچی میں قیام ... اہلیہ اور بچے ... روانہ ہو گئے۔

**عقیل کرمانی** صاحب ... کی تحصیل ... ۔

**سید لقی علی** صاحب ... نومبر کو ... جلاس میں شرکت کے لئے ... ایک ... کے بعد ... آنے والی تھیں ... ۔

**والدہ سراج احمد علوی** ... بیمار ہو گئی تھیں ... علاج ہو رہا ہے باری تعالیٰ شفا عطا کرے۔

**حامد انصاری** صاحب ... نومبر کو ... کراچی ... ۔

**اعتقاد الحسن** صاحب علوی کی طبیعت ... ۔

**اخوان الصفا کراچی** کا سالانہ جلسہ ... ۔

زبردست حادثہ ... ایک زبردست حادثہ کے شکار ہو گئے ... سائیکل پر ... بس ... سخت چوٹ آئی ... ہسپتال لے جائے گئے ... امید ہے کہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے ... دعا ہے کہ خدا جلد صحت کامل عطا فرمائے آمین۔

(باقی صفحہ ۷ کالم ۲ پر)




مشہور و معروف

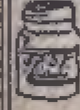
## دواخانہ

حکیم مصطفیٰ خاں کاکوری

لکھنؤ کے بے نظیر مجربات

معجون مقوی مصطفائی

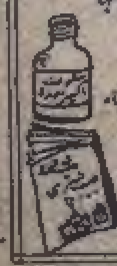
... ایک مرتبہ اس دوا کا استعمال کیجئے ... طاقت ... قیمت ... علاوہ محصول



شربت نقرئی مصطفائی ... نزلہ زکام ... کھانسی ... کے لئے ... قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول



(سفوف اکسیر معدہ مصطفائی) ... معدہ کے لئے ... قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول ڈاک



(بالکل مفت) جنتری ۱۹۵۶ء ... زبان اردو ہندی ... منیجر کاکوری ... حکیم مصطفیٰ خاں ... لکھنؤ سے بالکل مفت حاصل کیجئے

... دوائیں ... ملنے کا پتہ

منیجر دواخانہ حکیم مصطفیٰ لوڈ ڈاکخانہ کاکوری ضلع لکھنؤ


ایوب سری بہترین شاداب قلم ہم سے منگوائیے مالک نرسری پیامے مرزا قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

... پرنٹر پبلشر ... نے ... پریس لکھنؤ سے چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار ... کاکوری سے شائع کیا۔